بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد | ۴ ماہ اخاء ۱۳۲۵ھش | ۸ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۴ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۳۲

مدینۃ المسیح

دہلی ۳ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چار بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ حضور کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ البتہ آنکھوں میں پلکوں کے نیچے خراش کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور نے اپنے سابقہ اعلان کے مطابق ماہ اکتوبر کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھا۔

قادیان ۳ ماہ اخاء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ملک محمد عبد اللہ صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب کو جماعت احمدیہ جینہ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے روانہ کیا ہے۔

گئو رکھشا کانفرنس منعقد کرنے کی تشویش انگیز تجویز

عارضی کانگرسی حکومت جسے ہندو "نیشنل گورنمنٹ" قرار دے رہے ہیں تسلیم کرے یا نہ کرے۔ یہ ایک حقیقت ہے جو روز بروز زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ کہ ہندو خواہ وہ مہاسبھائی ہوں یا کانگرسی یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ ہندو ازم کی ترویج اور غلبہ کے متعلق ان کی جو آرزوئیں آج تک تشنۂ تکمیل چلی آتی ہیں۔ ان کے پورے ہونے کا اب وقت آگیا ہے۔ اور وہ ابھی سے کھلم کھلا مطالبہ کرنے لگے ہیں۔ کہ انہیں جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جائے۔

ریڈیو کی زبان کو بالکل ہندی بنا دینے اور اردو الفاظ ترک کر دینے کا مطالبہ حال ہی میں ذمہ وار ہندو حلقوں کی طرف سے کیا جا چکا ہے۔ اور اس مطالبہ کے محض آل انڈیا ریڈیو کے دفتر میں پہنچ جانے پر ریڈیو کی زبان میں نمایاں تغیر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں آل انڈیا ریڈیو کے مسلمان ڈائرکٹر جنرل کے متعلق جو یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ انہوں نے درخواست کی ہے کہ انہیں پھر اپنی سابقہ ملازمت پر بحال کیا جائے۔ اور جس کی بناء پر ہندو اخبارات نے لکھا ہے کہ "مسٹر بخاری کی آل انڈیا ریڈیو سے علیحدگی" اس سے بھی ہوا کے رخ کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

اگر ان چھوٹی موٹی باتوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو پنجاب میں گئو رکھشا کے نام سے جو تحریک ہو رہی ہے۔ اور جس کے سلسلہ میں "آل انڈیا گئو سیوا کانفرنس" کے انعقاد کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اس سے کئی قسم کے خدشات پیدا ہونا قدرتی بات ہے۔ اور اسے نیشنل گورنمنٹ سے جس رنگ میں وابستہ کیا جا رہا ہے۔ وہ نہایت ہی ناموزوں و نامناسب ہے۔

مثلاً ایک ہندو اخبار نے لکھا ہے۔

"خوشی کی بات ہے کہ نیشنل گورنمنٹ قائم ہوتے ہی بہت سے بھائیوں کی توجہ پشو دھن رکھشا کی طرف مبذول ہوئی ہے امرتسر میں گئو سیوا منڈل کی استھاپنا اور اس کی طرف سے ۱۹-۲۰ اکتوبر کو آنریبل راجندر پرشاد وزیر محکمہ زراعت و خوراک حکومت ہند کی صدارت میں پنجاب، سندھ اور سرحد اور دہلی کی گئو شالاؤں کے نمائندوں کی کانفرس کے انعقاد کا اعلان یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ نیشنل گورنمنٹ سے پنجابیوں کی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ پشو دھن کے قتل عام اور بمبئی و کلکتہ کو پنجاب سے گئوؤں کی برآمد کو روکنے کے وسائل تلاش کئے جائیں"

اس مضمون کے آخر میں لکھا ہے۔ امید ہے کہ نیشنل گورنمنٹ کی مدد سے ہم دودھ دینے والے جانوروں کی حفاظت اور افزائش میں کامیاب ہو سکیں گے"۔

اس کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ پر رعب بنانے کے لئے ہر قسم کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ صدر کا جلوس نکالنے کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ عام حالات میں یہ باتیں ممکن ہے ایسی تشویش انگیز نہ ہوتیں جیسی موجودہ حالات میں نظر آ رہی ہیں۔ پھر ایک ایسے سوال کو جو مدت دراز سے ہندو مسلمانوں میں ناقابل حل چلا آ رہا ہے۔ ایسے رنگ میں اٹھانا جس کی غرض مسلمانوں کو مرعوب کرنا ہو قطعاً غیر موزوں نظر آتا ہے۔ اور خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ کہ اس وقت فضا جس میں ہر طرف بارود ہی بارود پھیلا ہوا ہے کسی چھوٹی سے چھوٹی چنگاری سے بھڑک نہ اٹھے۔ اور پنجاب کے امن کو بھی برباد نہ کر دے۔

اس وقت اس قسم کے اختلافی اور خطرناک مسئلہ کو اٹھانا جس کی وجہ سے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بارہا کشت و خون تک نوبت پہنچ چکی ہے بے حد ناموزوں ہے۔ پھر اس میں کامیابی حاصل کرنے کی بنا "نیشنل گورنمنٹ" کو قرار دینا کانگرسی حکومت پر بہت بڑی ذمہ واری عائد کرنے اور مسلمانوں کے دلوں میں انتہائی نفرت اور خطرہ پیدا کرنے کی نہایت معیوب حرکت ہے۔ پس امن پسند اور ذمہ وار اصحاب کا فرض ہے کہ اس گئو رکھشا کانفرنس کی تجویز کو ایسی شکل نہ اختیار کرنے دیں۔ جو کسی مرحلہ پر امن شکنی کا باعث بن سکے۔ اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ اس قسم کے اہم مسائل کو حل کرنے کا یہ طریق نہیں ہے جو اختیار کیا جا رہا ہے۔ بلکہ آپس میں صلح صفائی اور ایک دوسرے سے رواداری برتنے کی ضرورت ہے۔ جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی آخری تصنیف پیغام صلح میں پیش فرما گئے ہیں پس اس مسئلہ کو حل کرنے کا طریق یہی ہے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی تقریر
احمدی خواتین دہلی کے جلسہ میں

لجنہ اماء اللہ دہلی کے زیر انتظام یکم ماہ اخاء ۱۳۲۵ھش مطابق یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام ۸ پارک روڈ نئی دہلی بوقت چار بجے شام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کے سامنے نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس میں عورتوں کو تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ دلائی نیز صحابیات کے نمونہ پر چلنے کی پُرزور نصیحت فرمائی۔

خاکسار۔ صغریٰ بیگم قدسیہ جنرل سکرٹری

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے

دہلی میں فرمودہ ارشادات

۲۸ر ستمبر ۱۹۴۶ء ۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد ابتداء میں بعض موجودہ سیاسی حالات کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔ نیز حضور نے بعض غیر احمدی اصحاب کو ملاقات کا شرف بخشا۔

ما ملکت ایمانہم سے مراد

ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ والذین ھم لفروجھم حافظون الا علیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم میں ما ملکت ایمانھم سے کیا مراد ہے۔ اور کیا ان کی تعداد اتنی ہی ہے جتنی ازواج کی۔

حضور نے فرمایا۔ ما ملکت ایمانھم میں تعداد مقرر نہیں۔ اسلام نے غلام کو کتابت کا حق دیا ہے۔ جو عورت یہ سمجھے گی۔ کہ اس کے بیٹے ہیں۔ ماں ہے باپ ہے۔ دوسرے رشتہ دار ہیں وہ ایسی حالت میں رہے گی کیوں۔ وہ اسی وقت اس حالت میں رہے گی۔ جبکہ کوئی اور اس کا وارث نہ ہوگا۔

فرمایا۔ جنگ میں پکڑے آئے ہوئے قیدیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اما منا بعد و اما فداء۔ قیدیوں کے لئے دو اختیارات ہیں۔ اول یہ کہ احسان کرکے چھوڑ دو۔ دوسرے یہ کہ اگر تم احسان کرکے چھوڑ نہیں سکتے۔ تو جو جنگی قرضہ پڑتا ہے۔ وہ لیکر چھوڑ دو۔ تیسری صورت یہ ہے کہ قیدی اپنے آپ کو چھڑا لیں۔ اس کے لئے کتابت ہے۔ یعنی قیدی کہے کہ میں آزاد ہونا چاہتا ہوں۔ اس کے بدلے میں اتنی رقم دونگا۔ اس پر اسکو آزاد کرنا ہوگا۔ سوائے اس کے کہ یہ ثابت ہو جائے۔ کہ مطالبہ کرنے والا پاگل ہے۔ یا کما نہیں سکتا۔ اس کے بعد وہ قسطوں میں مقررہ رقم ادا کرے گا۔ اور کتابت اسکی حیثیت کے مطابق ہوگی۔ اور کتابت کرتے ہی اسکو عملی آزادی حاصل ہو جائیگی۔ اور قانونی آزادی اس وقت ہوگی جب وہ فدیہ ادا کر دیگا۔ اسی وقت تمام ملکیت کے حقوق اس سے جاتے رہیں گے۔ ان حالات میں وہی عورت رہے گی۔ جسکی اپنی مرضی ہوگی۔

خدام الاحمدیہ دہلی سے خطاب

۲۹ر ستمبر۔ بعد نماز ظہر تین بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ دہلی کو خطاب کیا۔ جس میں فرمایا۔

خدام نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ کہ میں انہیں نصیحت کروں۔ انہیں کچھ باتیں بتاؤں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ باتوں کا زمانہ لمبا ہو گیا ہے۔ باتیں یا تو سونے کے لئے ہوتی ہیں۔ یا باتوں کے بعد کام ہوا کرتے ہیں۔ اب سونے کا زمانہ ہمارے لئے نہیں ہے۔ ہر قسم کے مصائب اور تکالیف اسلام پر آرہی ہیں۔ تذلیل اور تحقیر کے سامان اسلام کے لئے ہو رہے ہیں۔ اس وقت سونا ہمارا نہیں ہوگا۔ بلکہ ہماری موت ہوگی۔ باقی رہی دوسری بات کہ باتوں کے بعد کام کیا جائے۔ سو اب باتیں بہت ہو چکی ہیں۔ ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت فرمایا۔ جس کو آج ۵۶ سال گذر رہے ہیں۔ اگر اتنی لمبی باتوں سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ تو پھر کب اٹھاؤ گے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ کیا مومنوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے ذکر کو سنکر ان کے دل میں خشیت پیدا ہو۔ یہی بات میں نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ کہ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم۔ کیا ابھی انہیں اور باتوں کی ضرورت ہے۔ کیا ان کے لئے ابھی کام کا زمانہ نہیں آیا۔

ہر مسلمان کو محسوس ہونا چاہیئے۔ اگر اس کے دماغ میں جذبات اور کیفیات ہیں۔ اگر اس کے دل میں احساسات اور خواہشات ہیں۔ اگر اسکی آنکھیں کھلی ہیں۔ کہ وہ کہاں سے گر کر کہاں پہنچ گیا۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ مسلمان جغرافیہ پڑھتے ہیں۔ اور نقشہ دیکھتے ہیں۔ مگر نقشہ دیکھتے ہی یہ دیکھ کر ان کے دل بیٹھ کیوں نہیں جاتے۔ کہ کسی وقت یہ سارا نقشہ مسلمانوں کے قبضہ میں تھا۔ لیکن آج ہر جگہ مسلمان ذلیل ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ اسلامی رنگ نقشہ پر چین سے لے کر آخر تک پھیلا ہوا تھا۔ مسلمانوں نے چین پر حکومت کی۔ جاپان کی عورتیں آج تک جب اپنے بچوں کو ڈراتی ہیں۔ تو کہتی ہیں۔ چپ کر ریٹ مرغو یعنی چپ ہو جا بڑا مغل آ گیا پھر یورپ کے کناروں تک اسلامی حکومتیں تھیں۔ امریکہ میں بھی پرانی مسجدیں ملی ہیں۔ وہاں حکومت مسلمانوں کو ملی یا نہ ملی۔ مگر مسلمان وہاں پہنچے ضرور تھے۔

پس آج میں تم کو کیا بتاؤں کہ کونسی چیز باقی ہے۔ جو میں تمہیں سکھاؤں۔ کیا آسمان نے تمہیں نہیں سکھایا۔ زمین نے تمہیں نہیں سکھایا۔ اردگرد کے ہمسایوں نے تمہیں نہیں سکھایا۔ پھر کونسی چیز باقی ہے۔ جو تمہیں عمل سے روک رہی ہے۔ تم اور کس دن کا انتظار کر رہے ہو۔ جب تمہارے نفوس کی قربانیاں پیش ہوں گی یہ زندگی کس کام آئے گی۔ آج دنیا میں ضلالت پھیل رہی ہے۔ گمراہی بڑھ رہی ہے۔ جھوٹ اور فریب کی کثرت ہے۔ ایسی حالت میں تم اپنی زندگیاں اسلام کی اشاعت کے لئے پیش نہیں کرتے تو کب کرو گے۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ ہر احمدی وعدہ کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ اور مقدم کرنے کے معنی یہ ہیں۔ کہ وقت کا اکثر حصہ دین کے لئے صرف کرے۔ اور تھوڑا دوسرے کاموں کے لئے۔ اگر تم ایسا کرتے ہو۔ تو واقع میں خدام الاحمدیہ ہو واقع میں تمہارے ذریعہ اسلام پھیلے گا۔ لیکن اگر تم ایسا نہیں کرتے۔ تو کام تو پھر بھی ہونا ہی ہے۔ مگر تم خدا تعالیٰ کے سامنے اچھے اور سچے خادم اور بہادر سپاہی کی صورت میں پیش نہیں ہو سکو گے۔ کیونکہ تمہارے اعمال تمہارے وعدوں کو جھوٹا ثابت کر دیں گے۔

پس اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو۔ اور عمل کرو۔ کیونکہ باتیں کرنے کا اب وقت نہیں۔ اپنی تنظیم کو مضبوط بناؤ۔ دین کے لئے قربانی کرو۔ بنی نوع انسان کی خدمت کرو۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ آدم سے لیکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک روحانی جماعتوں کے لئے جو طریق خدا تعالیٰ نے رکھا ہے وہی ہمارے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جماعت کا دشمن نہ تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کا دشمن نہ تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت کا دشمن نہ تھا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعت کا دشمن نہ تھا۔ اور ہمارا رشتہ دار نہیں ہے۔ جب تک تم انہی بھٹیوں میں نہیں پڑو گے۔ جن میں وہ لوگ پڑے۔ جب تک وہ مصیبتیں نہ اٹھاؤ گے۔ جو انہوں نے اٹھائیں۔ جب تک ان آروں سے چیرے نہ جاؤ گے۔ جن سے وہ چیرے گئے۔ اس وقت تک ہرگز ہرگز تم فلاح نہیں پا سکتے۔ موت اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے موت میں ہی زندگی ہے۔

حضور کی یہ تقریر قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اسکا اپنے الفاظ میں یہ خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

خاکسار بشیر احمد مبلغ دہلی۔

تصحیح

گذشتہ پرچہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا جو بیان درج کیا گیا ہے۔ اسکی تاریخ روانگی ۲۶ر ستمبر ہے نہ کہ ۲۶ر اکتوبر جو غلطی سے لکھی گئی ہے۔

سندھ میں ایک معلم کی ضرورت

ایک ایسے مخلص احمدی دوست کی بطور ٹیوٹر ضرورت ہے۔ جو چھٹی جماعت تک انگریزی اردو۔ حساب اور دینیات پڑھا سکیں۔ تنخواہ -/۵۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ خوراک اور رہائش کا انتظام علاوہ ہوگا۔ ایسے دوست جو تبلیغ کا شوق بھی رکھتے ہوں زیادہ مفید ہوں گے۔ کام سندھ میں کرنا ہوگا۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

موجودہ انقلابات احمدی نقطۂ نظر سے

نیا آسمان اور نئی زمین بننے کے سامان

چونکہ دنیا میں لوگ مختلف الخیال اور مختلف طبیعت کے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر انسان ہر چیز کو اپنے نقطۂ خیال سے دیکھتا ہے۔ اور اس کے مطابق نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ واقعہ ایک ہی ہوتا ہے چیز بھی ایک ہی ہوتی ہے۔ مگر اس پر نظر جو پڑتی ہے۔ وہ مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً اس کارخانہ عالم کو دیکھ کر ایک دہریہ اسے اتفاق پر محمول کرتا ہے۔ مگر اس عالم کو دیکھ کر ایک فلسفی یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کارخانہ محکم کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ وہ دنیا کے ہر گوشہ پر اور مصنوعات کی ہر صنعت کو دیکھ کر یہ اندازہ لگا لیتا ہے۔ کہ کوئی خدا ہونا چاہیئے جو اس کا پیدا کرنے والا ہو۔ پھر اس جہان پر ایک عارف نظر ڈالتا ہے۔ تو وہ اس میں خداتعالےٰ کا جلوہ دیکھ لیتا ہے۔ اور ہر ذرہ میں خداتعالےٰ کے نور کی کرنیں اسے نظر آتی ہیں۔ اور وہ ہر چیز میں خداتعالےٰ کا جلوہ دیکھ کر محبت الٰہی میں سرشار اور اس کے عشق میں مست و بے خود ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

الغرض ہر انسان کی نظر اپنی استعداد کے مطابق دیکھتی۔ اور اس کی عقل اپنے ظرف کے مطابق نتیجہ نکالتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو عجیب طور پر بیان فرمایا ہے۔ حضور قرآن شریف کی تعریف میں فرماتے ہیں ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

جس طرح جہان پر نظر ایک فلسفی کی بھی پڑتی ہے حکیم کی بھی۔ سائنسدان کی بھی۔ مگر فلسفی اپنے علم کے لحاظ سے۔ حکیم حکیمانہ لحاظ سے۔ سائنسدان سائنس کے لحاظ سے تھیوریاں نکال لیتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم ایک جہان ہے منطقی۔ صرفی۔ نحوی۔ حکیم سائنسدان ہر ایک کی نظر اس پر پڑ کر مختلف خیال اور مختلف نتائج اخذ کرتی ہے۔ منطقی منطق کی کئی باتیں۔ صرفی صرف کے کئی مسئلے نحوی نحو کے بہت سے مسائل اور حکیم حکمت کی کئی باتیں اس میں سے نکال لیتا ہے۔ ایک مخالف اسلام اس پر نظر ڈالتا ہے تو اپنی پست۔ اور کج فطرت کے باعث اس کو اعتراضات ہی اعتراضات نظر آتے ہیں مگر ایک نیک فطرت اس پر نظر ڈالتا ہے تو اس میں سے حکمت و معرفت کے خزانے اسکو نظر آتے ہیں۔ اسی مضمون کی طرف آیت يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہی حال انبیاء علیہم السلام کو پہچاننے کا بھی ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کی نظر جب نبی پر پڑتی ہے تو وہ اس کے لئے جان فدا کرنا فخر کا موجب تصور کرتے ہیں۔ مگر بعض اسکو دیکھتے ہیں تو اپنی کج طبیعت کے باعث اس میں سو سو عیب نکالتے ہیں۔

یہی حال ان واقعات کا ہے جو اس جہان میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہو کر انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ مثلاً یہ عظیم الشان جنگیں جو قیامت کا نمونہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ خوفناک عذاب۔ شدید قحط آپس کے تفرقات یہ وہ امور ہیں کہ جب مختلف اقوام اور مختلف ممالک کے باشندوں کی ان پر نظر پڑتی ہے۔ تو وہ اپنے اپنے رنگ ان سے ایک تھیوری اور نتیجہ نکالتے ہیں۔ مثلاً جب گزشتہ جنگ جس کی شدت نے تمام دنیا کو الٹ پلٹ کر دیا ہے شروع ہوئی تو ہر ایک جنگ کرنے والی قوم نے اپنے اپنے نقطۂ نگاہ سے اسے حق بجانب قرار دینے کی کوشش کی۔ اسی طرح آج جو ہندوستان میں عظیم الشان انقلاب کے پیش نظر فسادات رونما ہو رہے ہیں۔ اور جن کی لپیٹ میں ہزاروں انسان آ رہے ہیں۔ اور کروڑوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ ان کے متعلق ہندو اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرتے ہیں۔ اور مسلمان اپنا نظریہ۔ مگر ایک احمدی کا نقطۂ نظر ان سب سے جدا اور ان سب اقوام سے بالا ہے۔ جسے دنیا کے فرزند اور ان کی نظریں فی الحال دیکھنے سے قاصر ہیں۔ ایک احمدی آج سے نصف صدی پہلے کی ان عظیم الشان خبروں پر نظر ڈالتا ہے۔ جو خداتعالےٰ کے عظیم الشان نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خداتعالےٰ کی طرف سے بتائی تھیں۔ اور جنہیں خداتعالیٰ نے خبر دی تھی۔ کہ اے میرے بندے میں تیرے ذریعہ ایک نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک پہلی عمارت نہ گرائی جائے۔ اس جگہ نئی عمارت نہیں بن سکتی۔ پس اس میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جو دنیا نے اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں سے خراب کر دی ہے۔ اس کو توڑ پھوڑ کر از سر نو نیا آسمان اور نئی زمین خداتعالےٰ بنائے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خداتعالےٰ سے خبر پا کر اس کی وضاحت یوں فرمائی تھی۔ کہ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی امن میں نہیں۔ اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تم کو بچا نہ سکے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ حضور پُرنور نے جس طرح خبر دی دنیا نے اسی طرح ہوتے دیکھ لی۔ پھر فرمایا کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک ہندوستان کی نوبت بھی قریب آ رہی ہے۔ چنانچہ آج اسی ترتیب کے ساتھ ہم ہندوستان میں دیکھتے ہیں۔ کہ وہی واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ آج ایک احمدی خداتعالےٰ کی ان خبروں کو پورا ہوتے دیکھ کر جہاں زندہ خدا کی حمد و تعریف کرتا ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بھی اس کا ایمان بڑھتا ہے۔ اور حضور کا یہ فرمان آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو رہے ہیں اسکا موجب میرے جھٹلانے کے دن

پس ایک احمدی سمجھتا ہے کہ یہ اتار اور چڑھاؤ اور یہ بربادی و تباہی اسی لئے دنیا پر آ رہی ہے۔ کہ انسان اپنے خالق کو بھول گیا۔ اور دنیا کے بندے اپنے پیارے خدا کو فراموش کر بیٹھے۔ اس لئے خداتعالےٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء اور جماعت کے ذریعہ نیا آسمان و نئی زمین بنائے مولیٰ کریم سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں بھی اس کے بنانے میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

خاکسار:۔ ظہور حسین مولوی فاضل قادیان

تعلیم الاسلام کالج قادیان کا امتیاز خصوصی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ ایک عظیم الشان جنگ جاری ہے۔ اور اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں روح کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کر کے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ وہ کالج جن میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ انہی کالجوں میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں . . . . مگر ایسے مواقع قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آ سکتے۔ بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں۔ جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو۔" (الفضل ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء)

اپنے بچوں کو مسموم فضاؤں میں تعلیم دلوانے کی بجائے تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ کے لئے بھیجئے۔ جہاں خداتعالےٰ کے فضل سے اس زہر کے تدارک کا سامان موجود ہے۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

ووکنگ مشن کا پیغامیوں سے کوئی تعلق نہیں (امام مسجد ووکنگ)

(۱)

ووکنگ ایک چھوٹا سا قصبہ لندن سے چوبیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ جہاں ایک مسجد ہے۔ جو رقبہ میں آٹھ گز مربع سے کم ہے۔ پیغامی اسے اپنی مسجد قرار دیتے ہیں۔ اور فخریہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ان کا مشن ووکنگ میں کام کر رہا ہے۔ ان کے اس دعویٰ کی حقیقت پرکھنے کے لئے یہ سطور قلم بند کی جا رہی ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو تو اس دعویٰ کا علم نہیں۔ اس لئے یہاں کے حالات کے لحاظ سے ان باتوں کا بیان کرنا بے معنی نظر آئیگا۔ لیکن ہندوستان میں چونکہ پیغامی احباب بالعموم اور مولوی محمد علی صاحب بالخصوص اپنے دل کو بناوٹی خوشی سے تسلی دینے کے لئے "ووکنگ مشن" کو اپنی تبلیغی مہم کے طور پر پیش کیا کرتے ہیں۔ اس لئے حسب ذیل حقائق خاص ان کی توجہ کے لئے عرض کئے جاتے ہیں۔ میری خواہش تھی کہ وہاں جا کر حالات کا مطالعہ کروں۔ گو مکرم مولوی عبد المجید صاحب ایم۔اے بی۔ٹی امام مسجد ووکنگ سے کئی بار ملنے کا موقعہ ملا۔ لیکن ووکنگ نہ جا سکا۔ گذشتہ دنوں وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مسجد دیکھی۔ اور دیگر حالات کا مطالعہ کیا۔

مکرم مولوی عبد المجید صاحب بہت خوش خلقی سے پیش آئے۔ اور نہایت عمدگی سے سوالات کے جواب دیتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ پنجاب یونیورسٹی کے سابق رجسٹرار ڈاکٹر لائٹنر (Leitner) نے انگلستان میں ایک ادارہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے ہندوستان کے بعض مخیر اشخاص خصوصاً نواب صاحب بھوپال سے چندہ لے کر ۱۸۸۹ء میں اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ مسجد کے پاس ایک مکان تعمیر کیا۔ جس کا خرچ نواب سالار جنگ صاحب بہادر حیدر آباد دکن نے دیا۔ ساتھ ہی ایک زمین ہندوؤں کے لئے خرید کی۔ دس سال بعد جب ڈاکٹر لائٹنر فوت ہو گئے۔ تو یہ تمام جائیداد ان کے ورثاء کے قبضہ میں آگئی۔ جنہوں نے اس جائیداد کو لاپرواہی سے استعمال کرنا شروع کیا۔ ایک عرصہ تک مسجد ان کے ڈرائنگ روم کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ مکان اور مسجد کی حالت خستہ ہو گئی۔ تقریباً پندرہ برس کے بعد جب خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان آئے۔ تو انہیں ایک دوست نے بتایا۔ کہ یہاں ایک مسجد ہے اسے ڈاکٹر لائٹنر کے ورثاء سے واپس لینا چاہیئے۔ کوشش کر کے مسجد کو واگذار کرایا گیا۔ اور ایک ٹرسٹ قائم کیا گیا۔ جس کا نام "ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ" رکھا گیا۔ اس میں ہندوستانی اور انگریز شامل ہیں۔ اس وقت سے ووکنگ کی مسجد اس ٹرسٹ کے ماتحت ہے۔ آج کل یہاں عیدین کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ نماز جمعہ ادا نہیں کی جاتی۔ کیونکہ کافی تعداد میں لوگ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس مسجد کے اندر ہم گئے۔ مختلف قطعات اور آیات قرآنیہ سے اسے آراستہ کیا گیا ہے۔

(۲)

معلوم ہوا کہ ٹرسٹ کی مینجنگ کمیٹی کے ایک رکن مولوی محمد علی صاحب بھی ہیں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ شاید اسکی آڑ میں حقائق کو غلط طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ میں نے دریافت کیا۔ کہ کیا مولوی محمد علی صاحب بحیثیت پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام اس کمیٹی کے رکن ہیں؟ جواب میں مکرم مولوی عبد المجید صاحب نے بتایا۔ کہ نہیں وہ صرف ایک مسلمان کی حیثیت سے ہیں۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ موجودہ امام صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ملازم نہیں ہیں۔ اور نہ ہی وہ انہیں کوئی رپورٹ وغیرہ بھجوانے کے پابند ہیں۔ غرض مسجد ووکنگ کا پیغامیوں سے قطعاً قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ووکنگ مشن میں ان کا کوئی دخل ہے۔ اس سلسلہ میں بعض مزید دلچسپ امور درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۳)

ایک مختصر سا تعارف نامہ "ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ" کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کے چیدہ چیدہ فقرات ملاحظہ فرمائیں۔ "ووکنگ جس کے زیر اہتمام شیعہ۔ سنی۔ وہابی سب باہم مسلمان بھائیوں کی طرح آپس میں ملتے ہیں۔ ایک متحد اسلام کا شاندار منظر پیش کرتا ہے۔ سوچ بچار کرنے والے انگریزوں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانے میں (یہ پالیسی) کبھی ناکام نہیں رہتی" پھر لکھا ہے:۔

"ہم ذیل میں ان لوگوں کے نام درج کرتے ہیں۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً جمعہ اور عیدین کی نمازیں یہاں پڑھائیں:۔ (۱) ہز ایکسیلنسی حافظ وہبہ (۲) یروشلم کے مفتی اعظم۔ (۳) ملک عبد القیوم بیرسٹر ایٹ لاء دہلی (۴) مولانا ظفر علی آف زمیندار (۵) مولانا سید سلیمان ندوی"۔ میں نے ووکنگ مشن کا ڈیکلریشن فارم تلاش کیا۔ کہ نومسلم کس اقرار نامہ پر دستخط کر کے اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہے:۔ "میں صدق دلی اور اخلاص کے ساتھ اپنی رضا سے یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اسلام کو بطور مذہب کے قبول کرتا ہوں اور میں خدائے واحد کی عبادت کروں گا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خدا کا رسول اور بندہ یقین کروں گا۔ اور سب انبیاء (ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ وغیرہ ہم) کی عزت کروں گا۔ میں خدا کی توفیق سے مسلمانانہ زندگی بسر کرونگا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔

(۴)

اس مختصر نقشہ سے واضح ہے۔ کہ ووکنگ مشن ایک خالص غیر احمدی ادارہ ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کو اب بھی اسے اپنانے کا شوق ہے۔ تو وہ ان لوگوں کی ہمنوائی کا اعلان کر دیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور تحریرات کو تو بے پرواہی سے رد کر ہی دیا ہے۔ لیکن ابھی تک انہیں علانیہ حضور علیہ السلام سے بے تعلقی کے اظہار کی جرأت نہیں ہوئی۔ اب دو ہی صورتیں باقی ہیں۔ یا تو مولوی صاحب "ووکنگ مشن" کا تذکرہ چھوڑ دیں۔ اور اگر اس سے تعلق پر اصرار ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ دیں۔ یہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے کی پالیسی کب تک چلیگی

زاہدا! تسبیح میں زنار کا ڈورہ نہ ڈال
یا مسلمان کی طرف ہو یا برہمن کی طرف

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے زندہ کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے بھیجا۔ اس آسمانی چشمۂ ہدایت کو ہر قسم کی آلودگیوں اور کدورتوں سے صاف کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے عرش سے انتظام فرمایا۔ اب کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہے بجز حضور علیہ السلام پر ایمان لانے کے۔ ہم مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ مندرجہ بالا حقائق کی کسی ایک شق کو بھی غلط اور خلاف واقعہ ثابت کریں۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ ان کے اس دعویٰ میں۔ کہ ووکنگ مشن میں ان کے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ کس قدر صداقت ہے۔ اور اگر وہ ان کی تردید نہ کر سکیں۔ اور یقیناً نہ کر سکیں گے۔ تو خدا را اس صریح دھوکہ سے باز آئیں۔ اور یہ کہنا چھوڑ دیں۔ کہ "ووکنگ مشن" ان کا مشن ہے۔

خاکسار ناصر احمد۔ واقف تحریک از لنڈن

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب اور عہدیداروں کو اس سے پیشتر بھی کئی اعلانات کے ذریعہ توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اکثر جماعتوں کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا کئی سالوں سے چلا آ رہا ہے۔ جس کی ادائیگی کی طرف ابھی تک کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ احباب اور عہدہ داران جماعت کی خدمت میں پھر درخواست ہے۔ کہ جہاں وہ سالِ رواں کا بجٹ پورا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ بقایا سابقہ کی وصولی کی کوشش بھی کریں۔ اور ۴۷-۱۹۴۶ء تک کا تمام بجٹ مع بقایا سابقہ وصول کر کے جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے داخلِ خزانہ کروائیں۔ (ناظر بیت المال)

ڈرائیوروں کی ضرورت

ایسے واقفین زندگی کی ضرورت ہے۔ جو موٹر لاری یا کار لاری کی ڈرائیونگ سے بخوبی واقف ہوں۔ سلسلہ کی خدمت کرنے والے نوجوانوں کے لئے سنہری موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر کے اپنے بیعت کے عہد کو پورا کریں۔ (وکیل الدفتر تحریک جدید)

پراونشل انجمن احمدیہ ڈھاکہ کی مسجد اور دار التبلیغ کی آتش زدگی

ذیل میں ڈھاکہ انجمن احمدیہ کی عمارت اور مسجد کی آتش زدگی کے کچھ مزید واقعات معلوم ہوئے ہیں جو احباب جماعت کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں بنگال کے احمدی بھائیوں کے خیر و عافیت کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

لکھا ہے ۲۲ ستمبر بروز اتوار کی رات ہماری انجمن احمدیہ کو آگ لگا دی گئی۔ اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں انجمن کی مسجد اور عمارت کا اکثر حصہ جل کر راکھ ہو گیا۔ انجمن کی عمارت کی طرف رات کے وقت آگ کو دیکھ کر ہمارا ماتھا ٹھنکا۔ ہماری آنکھوں نے شعلے نکلتے دیکھے۔ اور بانس (مسجد احمدیہ بانس سے ہی بنی ہوئی تھی) کے جلنے کے پٹاخے بھی سنے مگر curfew order جو رات کو آٹھ بجے سے صبح ۷ بجے تک جاری تھا۔ کی وجہ سے وہاں نہ جا سکے صبح کو معلوم ہوا کہ آگ انجمن کی عمارت کو ہی لگائی گئی۔ اور تمام ضروری کاغذات و کتب سلسلہ اور دیگر ضروری اشیاء کمروں سے باہر نکال کر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا دی گئی۔ اس طرح ایسی قیمتی چیزیں جل گئیں کہ ان کا ملنا مشکل ہے۔ الفضل کے پرانے فائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام و امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بڑے سائز کے فوٹو۔ خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خانصاحب مرحوم نے ڈپٹی حسام الدین صاحب حیدر کے ساتھ مل کر جو قرآن شریف کا بنگالی میں ترجمہ کیا تھا۔ اور جو حال ہی میں خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال لائے تھے وہ بھی جل گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اور بھی اس قدر نقصان ہوا کہ بظاہر اس کی تلافی ناممکن نظر آتی ہے۔ خدا ہی اس کی بہتر سے بہتر تلافی فرمائے۔ خدا تعالیٰ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے اور دوبارہ اس سے زیادہ عمدگی کے ساتھ سامان عطا کرے۔

انجمن کے وسیع مکانات و ملحقہ زمین حال ہی میں پندرہ ہزار روپے میں خریدی گئی تھی۔ جو ڈھاکہ یونیورسٹی کے پاس واقعہ ہے۔ اور نہایت مناسب موقع پر ہے۔ یہ ایک ہندو کی ملکیت تھی۔ اور جب تک انجمن احمدیہ کے پاس کرایہ پر رہی۔ فسادیوں نے اس کو نقصان نہ پہنچایا۔ حالانکہ کئی دفعہ سخت خطرناک فسادات ڈھاکہ میں ہوئے۔ اب جبکہ اس کو خریدے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اسے اور ساتھ ہی مسجد کو جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ اور نہایت قیمتی اور مقدس مذہبی لٹریچر بھی تباہ کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خاکسار صلاح الدین ناصر

غیر مبایعین سے تبدیلی تعریف نبوت پر مناظرہ

مولوی عمر الدین صاحب غیر مبایعین کی طرف سے تبدیلی تعریف نبوت پر جو مناظرہ کر رہے ہیں اس میں میری طرف سے تیسرا پرچہ مولوی صاحب کو بذریعہ رجسٹرڈی ارسال کر دیا گیا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب کا دوسرا پرچہ بہت لمبا تھا۔ اس لئے خاکسار نے بھی بحث کو مکمل کرنے کی خاطر اس دفعہ دو صد پچپن صفحات پر مشتمل پرچہ بھیجا ہے۔ مختصر فہرست مندرجات حسب ذیل ہے۔

(۱) سابقہ بیس دلائل پر مولوی عمر الدین صاحب کی جرح کا جواب صفحہ ۱ تا ۱۳۱۔
(۲) ختم نبوت کی حقیقت " ۱۳۲ تا ۱۴۰۔
(۳) ظلی طور پر ہی نبوت مل سکتی ہے " ۱۴۱ تا ۱۵۰۔
(۴) کفر و اسلام منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام صفحہ ۱۵۱ تا ۱۷۴۔
(۵) افراد جماعت اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۵ تا ۲۰۴۔
(۶) فضیلت مسیح محمدی بر مسیح ناصری علیہما السلام صفحہ ۲۰۵ تا ۲۱۴۔
(۷) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام زمرۂ انبیاء میں صفحہ ۲۱۵ تا ۲۲۵۔
(۸) تبدیلیٔ تعریف نبوت پر مزید بیس دلائل صفحہ ۲۲۶ تا ۲۵۴۔
(۹) شکریہ اور دو سوال ص ۲۵۵

چونکہ اہل پیغام نے اس مناظرہ کے متعلق پیغام صلح میں بہت چرچا کیا ہے اس لئے میں یہ اطلاع احباب کی آگاہی کے لئے شائع کرا رہا ہوں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی کا ذکر خیر

۲۴ر اگست ۱۹۴۶ء کو ایک تار مولوی محمد طلحہ صاحب ایڈووکیٹ کا آیا۔ کہ مولوی محمد عثمان صاحب پر دوبارہ فالج کا حملہ ہو گیا۔ اور اس کے تین گھنٹے کے بعد تین بجے دوسرا تار آیا کہ مولوی محمد عثمان صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی بہت بڑی خواہش تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں۔ مگر کچھ ایسے امور پیش آتے رہے کہ میں نہ جا سکا۔ میرے ساتھ عجیب معاملہ رہا ہے۔ والدہ مرحومہ کی بیماری کا تار آیا۔ میں نے جواب میں لکھا کہ ۲۴ر کو پہنچ جاؤں گا۔ تار والوں نے ۲۵ کر دیا۔ گرمی میں دو دن لاش رکھنا ممکن نہ تھا۔ والد مرحوم کے متعلق بھی ہوا۔ برادر معظم مولوی حکیم سجاد حسین کے متعلق بھی ہوا۔ اور اب عزیز محمد عثمان کے متعلق بھی یہی ہوا۔

میری بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بالمشافہ ۱۹۰۵ء کی ہے۔ اور عثمان کی بیعت ۱۹۰۶ء کی بذریعہ خط۔ مولوی محمد عثمان صاحب ابن مولوی عابد حسین صاحب مرحوم وکیل جے پور۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پینتیسویں ۳۵ پشت میں ہے۔ اصل وطن قصبہ باڈلی ضلع ہردوئی اور خاص رشتہ داریاں بلگرام قنوج اور نواح ہردوئی مگر اب تین پشتوں سے لکھنؤ میں قیام تھا۔ مرحوم لکھنؤ کو بہت پسند کرتے تھے۔ والد مرحوم جے پور ۱۸۸۵ء میں آئے اور وہیں ۱۹۱۷ء میں پیوند زمین ہو گئے۔ عثمان پرتاب گڑھ اودھ میں پیدا ہوئے۔ اور لکھنؤ میں پیوند زمین ہوئے۔ یہ خاندان ہمیشہ سے اپنی نجابت اور شرافت کی شہرت رکھتا رہا ہے اور ہمیشہ اپنے علم و فضل کے لئے مشہور رہا ہے جب عثمان پیدا ہوئے تو میں بالکل بچہ تھا۔ کیونکہ میرے اور عثمان کے درمیان ایک لڑکی تھی میری چھوٹی بہن نے عثمان کے آخری وقت کے جو حالات تحریر کئے وہ یہ ہیں۔

۲۳ر اگست کو تین بجے دن کے ایک بڑی قے اور پاخانہ ہوا۔ جس کے بعد وہ بے جان ہونے لگے ڈاکٹر آیا۔ اس نے بلڈ پریشر بہت زیادہ پایا۔ اس نے دوا کھلائی مگر اس سے بھی وہ بیہوش ہو گئے۔ چھ بجے شام کو بخار ۱۰۵ ہوا۔ برف رکھی گئی۔ تو بخار تو اتر گیا تھا۔ اور بعد میں ۱۰۴ ہو گیا۔ اور ۲۴ر کی صبح سات بجے تک نہ ہوش آیا نہ آنکھ کھولی۔ بلڈ پریشر ان کو ہمیشہ زیادہ رہا۔ اور اس دور میں سول سرجن

لجنہ اماء اللہ دہلی کا غیر معمولی جلسہ

لجنہ اماء اللہ دہلی کے زیر اہتمام ایک خاص جلسہ بروز جمعہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۶ء بوقت چار بجے شام بمکان حافظ عبد السلام صاحب زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور ذکر حبیب کے بعد مختلف موضوعات مثلاً دعا۔ قربانی کی اہمیت اور اطاعت پر مضامین پڑھے و تقریریں کی گئیں۔ آخر میں محترمہ صدر جلسہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے نہایت ہی نصیحت آمیز و مؤثر تقریر فرمائی جس میں عورتوں پر واضح کیا کہ چونکہ دہلی ہندوستان کا دار السلطنت ہے اس لئے یہاں کی احمدی مستورات کو نہایت بیدار ہونا چاہیئے۔ اور نہایت جوش اور اخلاص کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

راقمہ صغریٰ بیگم قدسیہ سیکرٹری لجنہ

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے۔ پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔

اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو۔ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں۔

(مینیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ)

عیسیٰ

اس نام کا ۵۵ صفحے کا انگریزی رسالہ انشاء اللہ عیسائی و غیر احمدیوں میں تبلیغ کیلئے بہت ہی مفید

نظام نو

۵۸ صفحے کا انگریزی رسالہ

قیمت دونوں کی ایک روپیہ پانچ آنہ

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

عطور نفیسہ

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے۔ اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں۔ اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے۔ عطروں کی موجودہ فروخت کی قیمت دو روپے آٹھ آنے فی شیشی ہے۔ یوڈی کلون کی چار اونس کی فی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں کے آرڈر کی تعمیل فوراً ہی کی جاتی ہے۔

مینیجر دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچیز تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں کے دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

عرق نور (رجسٹرڈ)

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے عرق نور۔ عورتوں کی جملہ بیماریوں خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان پنجاب

تفسیر کبیر

حصہ اول جلد ششم

ملنے کا پتہ

دفتر طب جدید قادیان

تارک افیون مدک چانڈو افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں لوگ اس کو کبھی استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا رہے ہیں۔ اور اپنی زندگی کے دنوں کو یاس و حسرت سے گنتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے افیون کھانے والے اپنے پیچھے گویا برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم۔ مدک چانڈو ہمیشہ کیلئے چھوٹ جاتی ہے یہ نہایت مجرب دوا ہے اس دوا سے نہ آنکھیں جاتی ہیں۔ نہ ناک بہتی ہے۔ نہ جمائی آتی ہے نہ پیٹ میں درد ہوتا ہے نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی پنجروان محلہ نمبر ۵ امروہہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

رانچی ۔ ۲ اکتوبر ۔ ضلع مظفر پور کے موضع ہتی بادیں جو فرقہ وارانہ فساد ۲۷ ستمبر کو ہوا تھا۔ اس کے متعلق حکومت بہار نے ایک رسمی اعلان جاری کیا ہے جس کا اہم حصہ یہ ہے۔ اس فساد میں نہ صرف چند مسلمان مارے گئے بلکہ مسلمانوں کے مکانوں کو نذر آتش بھی کر دیا گیا۔ اور ان کا اثاثہ بھی لوٹ لیا گیا۔

نئی دہلی ۲ اکتوبر ۔ مسلم لیگ اور کانگرس کے کیمپوں میں آج سارا دن مجالس مشاورت منعقد ہوتی رہیں۔ سمجھوتہ کرانے والوں کے نقطۂ نگاہ سے ان مجالس نے حوصلہ افزا نتائج پیدا کئے ہیں۔ صورت حالات جو ترقی پذیر کیفیت آج پیش کرتی ہے۔ اگر وہ اسی طرح برقرار رہی تو مستقبل قریب میں پنڈت نہرو و مسٹر جناح اور نواب بھوپال کی مشترکہ کانفرس کا انعقاد غیر اغلب نہ ہوگا۔

لکھنؤ ۲ اکتوبر ۔ یو۔پی کی حکومت ملک میں امن برقرار رکھنے کی غرض سے ایک آرڈیننس جاری کر رہی ہے۔ اس آرڈی ننس کی رو سے لوگوں کو بغیر مقدمہ چلائے نظر بند کر لیا جائے گا تیز دھاری جرمانے عاید کر دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۲ اکتوبر ۔ ماسکو ریڈیو نے یہ اطلاع نشر کی کہ گذشتہ چند مہینوں میں اسی ہزار ہندوستانی فوج عراق پہنچ چکی ہے۔ اس کے ہمراہ سامان جنگ کی مقدار کثیر بھی ہے۔ یہ جیوش سکھوں اور گورکھوں پر مشتمل ہیں جنہیں ان افواج میں سے منتخب کیا گیا ہے۔ جو اس سے پہلے ہندوستان اور برما میں مقیم تھیں۔

سکندریہ ۲ اکتوبر ۔ شاہ فاروق نے وزیر اعظم صدقی پاشا کا استعفےٰ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے آپ نے صدقی پاشا کو ہدایت کی ہے کہ وہ وزیر اعظم کے طور پر اپنا کام جاری رکھیں۔ کل شریف صابری پاشا نے جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ صدقی پاشا کے جانشین ہوں گے شاہ فاروق سے ملاقات کی۔ اور انہیں مطلع کیا کہ وہ کولیشن گورنمنٹ کی تشکیل کے سلسلے میں تمام پارٹیوں کو متحد کرنے کے ناقابل ہیں۔

دہلی ۲ اکتوبر ۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ فی الحال کپڑے کی قیمتیں تبدیل نہیں ہونگی حکومت ہند ایک ٹیکسٹائل کمیشن امریکہ اور برطانیہ روانہ کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۲ اکتوبر ۔ آل انڈیا ریڈیو کے ڈائرکٹر جنرل پروفیسر اے۔ ایس بخاری نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ انہیں موجودہ ملازمت سے سبکدوش کر کے واپس پنجاب بھیج دیا جائے۔ پروفیسر بخاری ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا ریڈیو کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۴۰ء میں انہیں کنٹرولر بنا دیا گیا۔

پونا ۲ اکتوبر ۔ بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی نے چھوت چھات دور کرنے کے سلسلے میں پہلا قانون پاس کیا۔ وزیر اعظم جی۔ بی کھیر کے الفاظ میں یہ گاندھی جی کے جنم دن کا تحفہ ہے۔ یہ قانون ان کے جنم دن پر پاس کیا گیا ہے۔

مدراس ۲ اکتوبر ۔ مدراس گورنمنٹ نے اس سال کے بجٹ میں ایک کروڑ روپے کی رقم کھادی پروگرام کے لئے مخصوص کر رکھی تھی۔ چنانچہ کھادی پروگرام کا آج گاندھی جینتی پر افتتاح کیا گیا۔ سات سنٹروں میں کام شروع ہو گیا ہے۔

الہ آباد یکم اکتوبر ۔ آفس سیکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے یو۔پی بمبئی مدراس بہار اڑیسہ سی۔پی سرحد اور آسام کے وزرائے اعظم کے نام مندرجہ ذیل سرکلر جاری کیا ہے۔ دہلی میں منعقدہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے گذشتہ اجلاس میں جو غیر سرکاری ریزولیوشن پیش کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک زمینداری سسٹم کے خاتمہ کے متعلق تھا۔ اس ریزولیوشن کو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ تاکہ اس سلسلہ میں مناسب اقدام کیا جا سکے ورکنگ کمیٹی نے اس ریزولیوشن پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ صوبائی حکومتوں کو زمینداری سسٹم کے خاتمہ کے پلان بھیجنے کے لئے کہا جائے صوبوں سے جو پلان موصول ہوں گے ان کو ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۲ اکتوبر ۔ عبوری حکومت میں جو دو مسلم نشستیں اب تک خالی ہیں ان میں سے ایک کے لئے مجلس احرار کے لیڈر شیخ حسام الدین کی سفارش پر میرٹھ کے مسٹر محمد اعظم کاظمی سابق ایم۔ ایل اے (سنٹرل) کو کانگرس نے منتخب کر لیا ہے۔ اگر جناح و وائسرائے گفت و شنید کے نتائج باراور ثابت نہ ہوئے۔ تو اس تقرر کا اعلان کر دیا جائیگا۔

پشاور ۲ اکتوبر ۔ کرم ایجنسی میں خٹانی آفریدی اور وزیری ملکوں کا ایک اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ پنڈت نہرو کو تار روانہ کیا گیا ہے۔ کہ قبائلی میں افتراق اور انتشار پیدا کرنے کی جو ناپاک کوششیں سرحد کانگرس اور آپ کر رہے ہیں قبائل اس پر پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اور اس بات کا انتباہ کرتے ہیں۔ کہ آپ کا مسلم لیگ سے سمجھوتہ کئے بغیر وزیرستان آنا حالات کو اور بگاڑ دے گا۔

لکھنؤ ۲ اکتوبر ۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے تلواروں۔ گپتیوں خنجروں نیزوں بلموں، کرولیوں۔ چاقو سے لمبے پھلوں والے نوک دار چاقوؤں اور گنڈاسوں کا بنانا، فروخت کرنا اور قبضے میں رکھنا ممنوع قرار دیدیا ہے

واشنگٹن ۲ اکتوبر ۔ امریکہ کے وزیر بحر نے ایک انٹرویو میں اعلان کیا۔ کہ امریکہ کی کافی بحری طاقت امریکہ کی خارجہ پالیسی کو عملی شکل دینے کیلئے بحیرہ روم میں پہنچ گئی ہے۔ اور وہ کافی عرصہ تک وہاں رہے گی۔ سیاسی حلقوں میں امریکن وزیر خارجہ کے اس اعلان کو بھاری اہمیت دی جا رہی ہے اور یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ درہ دانیال کے معاملہ میں ترکی کی پوری پوری امداد کرے گی۔

واشنگٹن ۲ اکتوبر ۔ امریکہ کے قائم مقام وزیر خارجہ نے ایک انٹرویو میں کہا، کہ ہم اس وقت تک کوریا سے نکلنے کا ارادہ نہیں رکھتے جب تک کہ کوریا میں اپنے مشن کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا لیتے ہم کوریا کو آزاد ۔ خود مختار اور متحد دیکھنا چاہتے ہیں